علماء کی ذمہ داری

ہمارا ہندوستان

حضرت نوحؑ کے زمانے سے ہندوستان میں رہنے والا سیاہ فام ڈراوڈ قبیلہ ہندوستان کے سب سے پہلے باشندے ہیں۔ان میں سے اکثر لوگ کسان تھے جو قدیم زمانے ہی سے وہاں کی مٹی کو ہموار کر کیاس پر ہل جوت کر سرسبز و شاداب بنایا کرتے تھے۔مٹی میں کام کرنے والے یہ لوگ مٹی اور کھیتی سے خدا کے برابر محبت کرتے تھے۔یہ سیاہ فام لوگ آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرتے اور عزت واحترام سے پیش آتے تھے۔بعد میں یہ سیاہ فام لوگ حضرت ابراہیمؑ کے زمانے میں عراق کے شہر بابل سے ہندوستان میں داخل ہوئے۔

اس علاقے میں پہلے سے بسنے والوں کا استحصال کرنے اور ان پر ظلم وستم کرنے میں مشہور آریائی لوگ ڈراوڈر کو اپنا غلام بنالیا۔اپنے خواہشات کو ڈراوڈر پر تھوپنے کے لئے ''برہماؤ'' کا ایک جھوٹا خدائی نظریہ ایجاد کر کے انہیں یہ احساس دلایا کہ آریائی لوگ اس برہما کے چہرے سے پیدا کئے گئے اونچی ذات کے لوگ ہیں۔پیدائشی طور پر سیاہ فام ہونے کی وجہ سے انہوں نے اس نظریے کو صحیح سمجھ لیا۔اس طرح آریائی لوگوں کو برہمن اور ڈراوڈر کو شودر کہا جانے لگا۔وہاں سے انسانوں کا دوسرے انسانوں کو غلام بنا کر ان کے حقوق کی پامالی کرنے کا سلسلہ شروع ہوگیا۔

تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ اس تفریق کے خلاف ہندوستان میں انبیاء کرام تشریف لائے ہوں گے۔تاریخ کو اس طرح بدل دیا گیا جس کی وجہ سے یہ کہنا مشکل ہوگیا ہے کہ کون سے انبیاء آئے تھے۔ہم ہندوستانی تاریخ میں دیکھ سکتے ہیں کہ بدھ مت،جین مت کے پرستار اور اشوک جیسے چند لوگوں نے اس نسلی امتیاز اور غلامی کے خلاف آواز بلند کی۔

ظلم وستم اور ناانصافی کے خلاف اپنی بالادستی قائم کرنے کے دوران بھلائی کی تمام کوششوں کو ہیچ کرنے کی کوشش کی ہونے لگی۔اس کے بعد عیسائی مذہب ہندوستان میں عام ہوا اور اس آریائی برہمنی نظام کے خلاف مظاہرے اور احتجاجات کئے۔اس کے باوجود ان سے حملوں سے آگے ڈٹے رہنا مشکل ہوگیا۔

اس کے بعد اسلام اپنے پیغام کے ساتھ ہندوستان پہنچا۔ بت پرستی کے نظریے اور وہم پرستی کے خلاف لوگوں کو دعوت دی۔ ظلم وناانصافی کے خلاف سخت اقدامات کیئے۔اس اسلام کے آگے آریاؤں کا نسلی نظام کا خاتمہ ہوگیا۔ غلامی کا شکار بنالئے گئے ہزاروں ڈراوڈر آزادی کی سانس لینے کیلئے اسلام میں داخل ہونا شروع ہوگئے۔

عقل ودانش اور اقدار کا احساس رکھنے والے چند آریائی لوگوں نے اسلام کو ڈھونڈتے ہوئے پہنچ گئے۔اس طرح پورا ہندوستان انسانی حقوق کا تحفظ کرنے والا ایک بہت بڑا ملک بن گیا۔اس کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ تقریبا آٹھ سال تک حکمرانی کرنے والا ہندوستان آریاؤں کی ملی بھگت سے غیر ملکی تسلط کا شکار بن گیا۔

ہندوستان کی عزت ووقار کی حفاظت کے لئے ہندو، مسلم، عیسائیوں نے جب اس تسلط کے خلاف اکٹھے لڑائی کی تو ضلالت وظلمت کی طاقت برہمن جنگ آزادی سے دوری اختیار کرلیا۔اس وقت بھی ہندوستان سے محبت رکھنے والے مسلمان، دلت، آدی واسی اور عیسائیوں نے ایک ساتھ مل کر اس غیر ملکی تسلط کے خلاف آواز جنگ بلند کی۔ کئی جانوں کی شہادت کا نذرانہ پیش کرنے کے بعد ہندوستان آزاد ہوا۔

جب برٹشوں سے ہندوستان آزاد ہوا تو اقتدار کی ہوس رکھنے والے ساورنروں کے دھوکے میں پڑکر تار تار کیا ہوا ہندوستان ہمیں ملا۔ 1947ء میں اگر چہ کہ پاکستان، بنگلہ دیش جیسے مسلم اکثریتی علاقوں مشتمل ہندوستان کو آزادی ملی تاہم ساورنر یہ سمجھ چکے تھے کہ اس کا اقتدار دوبارہ مسلمانوں کے ہاتھوں میں جائے گا، اس لئے انہوں نے اس کو دو حصوں میں تقسیم کردیا۔ یہیں سے پاکستان اور ہندوستان بنا۔اس تقسیم کے ساتھ ہی دو الگ الگ ممالک کے طور پر آزادی کا جشن منایا گیا۔ ٹوٹی ہوئی اخوت اور آپسی محبت کو بھی باقی نہ رکھنے کے لئے فرقہ پرستی اور نسل پرستی کی زہریلی بیج بوکر ہندوستان سے ان غیر ملکیوں نے علیحدگی اختیار کی۔

جب عظیم ہندوستان نے اپنی آزادی کا جشن منایا تو ہزاروں کی تعداد میں انسانوں کو سرحدوں کو فنا کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ساورنروں نے جس فسطائی طریقہ کار کو چھوڑا تھا، اسی کو آزاد ہندوستان کے سرکاری مراکز نے اختیار کیا۔ 1947 سے لے کر ہندوستان پر حکومت کرنے والے وزیر اعظم اور ریاستی وزیر اعلی کی ذات کو جانچ کر دیکھیں تو یہ ساورنا فسطائی ایجنڈا ہمیں صاف سمجھ میں آئے گا۔

ہندوستان کے لئے ہر چیز کی قربانی پیش کرنے والے مسلمان، دلت، آدی واسی اور پسماندہ طبقات کو ہندوستان کے تمام اعلی ملازمتوں اور میدانوں سے الگ کر دیا گیا۔ واضح سیاسی بیداری، تعلیمی میدان اور اقتصادی نظاموں سے محروم یہ لوگ آزاد ہندوستان میں تکلیفوں اور ظلم وستم کے شکار بن گئے۔ چند ریاستوں میں جب دلتوں اور پسماندہ طبقات نے سیاسی طور پر یکجہتی کا مظاہرہ کیا، کم از کم ان ریاستوں میں ان لوگوں کو حکومت میں آنے اور اس کے ذریعہ انہیں درپیش تفریق وامتیاز سے ایک حد تک اطمنان پانے کا موقع ملا۔

تاہم آزاد ہندوستان میں ایک طرح سے تمام سیاسی کاموں اور نظاموں کی قیادت کرنے والے مسلمان آج بھی پوری طرح تفریق وامتیاز کا شکار بنے ہوئے ہیں۔

اہم سیاسی پارٹیوں کی بی ٹیم کے طور پر ہندوستان کی مکمل اکثریتی علاقوں میں کام کرنے والے مسلم سیاست دانوں پر قابو پایا اور محدود کر دیا جا رہا ہے۔ اسی وجہ سے سرکار کی تحقیقی جماعت نے یہ واضح کیا ہے کہ ہندوستانی مسلمان تعلیم، سیاست اور اقتصادیت اور تہذیب وتمدن وغیرہ میں دلت اور پسماندہ طبقات سے بھی نچلے درجے کو پہنچ چکے ہیں۔

آج کا ہندوستان

جیسا کہ حکومت کی تحقیقی جماعت (سچر کمیشن) نے بیان کیا، ہندوستانی مسلمان اس حالت میں زندگی گذار رہے ہیں کہ ان کا تحفظ، مساوات اور شخصیت پر سوال اٹھائے جا رہے ہیں۔ کیا کبھی سوچا ہے کہ موجودہ ہندوستان میں یہ علیحدہ کر دیا طبقہ کیسے زندگی گذار رہا ہے؟

- ساورنروں کے دئے ہوئے ہندوستانی حکومتی نظام میں عام انسانوں کے لئے جینا مشکل ہو گیا ہے۔
- ساورنا فسطائی حکومت کے تحت مسلمانوں کے لئے عبادتی واعتقادی امور کے انجام دہی کے حقوق کو پامال کیا گیا ہے۔
- ہندوتوا کے خدائی نظریات کو ملکیت کے حصے کے طور پر بتایا جا رہا ہے۔ اور اس کی خلاف ورزی کرنے والوں پر ملک مخالف ہونے کا مہر لگا دیا جاتا ہے۔

- اسلام اور مسلمانوں کو ملزم قرار دینے کیلئے فسطائیت کے تربیت یافتہ میڈیا پہلی صف میں کھڑی ہے۔

- مسلمانوں کی طرف سے ہونے والی عام غلطیوں کو بھی فرقہ پرستی کا رنگ دینے میں ہندوستان کے تمام میڈیا والے ایک ہو چکے ہیں۔

- لو جہاد جیسے جھوٹے مظاہروں میں آج بھی ہندوستانی مسلمانوں کو شکار بنایا جا رہا ہے۔

- منصوبہ بند دھماکے کر کے اس جرم کا بوجھ مسلمانوں کے سروں پر ڈال کر انہیں شکار بنانے کا سلسلہ ابھی بھی جاری ہے۔

- فسادات اور قتل و غارت گری میں شریک ہونے والے غیر مسلم مجرموں کو جب ضمانت پر رہا کرنے یا جیلوں میں ہی رہنے کی اجازت دی جاتی ہے تو محض بے قصور مسلمانوں کو ان کا جرم ثابت ہوئے بغیر بھی سولی پر لٹکا دیا جاتا ہے۔

- پر امن ماحول میں پیار محبت کے ساتھ جینے والے ہندو مسلم گلیوں میں گائے کے گوشت، لو جہاد، سورج کی پوجا وغیرہ زہر اگلنے والی جھوٹی کہانیاں بنا کر چھوٹے چھوٹے فرقہ واری فسادات کئے جاتے ہیں۔

- مسلمانوں کو اقتصادی، سماجی اور سیاسی طور پر تکلیف دیے جانے والے فسادات کی فسطائی میڈیا کے ذریعہ کوئی ترویج واشاعت نہیں ہوتی۔

- مسلمانوں کیلئے حکومت کی طرف سے ملنے ریزرویشن جیسی سہولتوں کو ختم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

- کارپریٹروں کی دلچسپی کے مطابق حکومت کرنے والی فسطائی سرکار ہندوستان کے ذخائر کو ایک ایک کر کے کارپریٹروں کے حوالے کرنے کی وجہ سے پٹرولیم جیسی اشیاء کی قیمتیں بڑھتی ہی جا رہی ہیں۔

- قیمتوں میں کمی زیادہ کا کنٹرول ان سرمایہ داروں کے ہاتھوں میں ہونے کی وجہ سے روزمرہ استعمال کی چیزوں کی قیمتوں دن بہ دن اضافہ کیا جا رہا ہے۔

- مہلک بیماریوں اور دیگر ضروری دواؤں کی قیمتیں دھیرے دھیرے بڑھتی جارہی ہیں۔

- ہندوستان کی گلی کوچوں میں روٹی کے ایک ٹکڑے کے لئے گلی کے کتوں کی طرح لڑ مرنے والے ہزاروں کی تعداد میں بچوں کو ہم روزآنہ دیکھ سکتے ہیں۔

- ساڑی اور پلاسٹک شیٹ کاٹ کر بنائے جانے والے گھروں میں زندگی گذارنے والوں میں زیادہ تعداد ان مسلمان نسل کی ہے جنہیں فسادات میں نقصان پہنچایا گیا۔

- دنگوں اور فسادات میں زخمی، رہنے کی جگہ اور ذریعہ معاش سے محروم لوگ سالہا سال گلی کوچوں میں رہنے پر مجبور ہیں تو ان مظلوموں کی زمین پر فسادی آرام سے جی رہے ہیں۔

- ہندوستان کی زراعتی زمین اور قیمتی ذخائر سرمایہ داروں کے قبضہ میں دئے جارہے ہیں۔

- مسلمانوں کی اکثریت یہ سمجھتی ہے کہ اسلام میں صرف ووٹ کرنے کی سیاسی آزادی دی گئی ہے

- ہندوستانی مسلمان خود کو یہ کہہ کر تسلی دلاتے ہیں کہ ان کے خلاف ہونے والے تمام مظالم کی وجہ ان کی اپنی اعتقادی کمزوری اور ان کے اعمال کا نتیجہ ہے۔

- اسلام کے بارے میں یہ یقین دلایا جاتا ہے کہ ہمیں کوئی مارے، قتل کرے، گھر سے نکال باہر کردے، عورتوں کی عزت لوٹ لے، مال لوٹ لے، آگ لگادے، جلاکر راکھ کردے تب بھی ظلم کرنیوالوں کا دفاع کئے بغیر صبر وتحمل سے جینے کا مذہب ہے۔

- منافق سیاست دان ہمارے ذریعہ سماج کو یہ سکھاتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ جب انصاف نہ ملے یا انصاف ملنے میں تاخیر ہوجائے تو پولیس کے پاس شکایت درج کرکے اللہ تعالی سے اپنے لئے دعا مانگتے رہنا ہی ایک مسلمان کا حق ہے۔

- اس کے لئے ہمارے پاس قابل قبول عذر یہ ہے کہ انتقام، دفاع اور دشمنوں کو بھڑکایا جائے تو ہمارے لئے جینا مشکل ہوجائے گا۔

- ایسے میں ہماری حالت یہ ہے کہ دشمن ایک ہوکر مسلمان اور اسلام کے خلاف سختی سے پنجہ آزمائی کرے تو ہم چھوٹے چھوٹے مسائل میں الجھ کر لڑ مرتے ہیں۔

- اعتقادی کمزوری ہندوستانی مسلمانوں کی علامت بن گئی ہے۔

- اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنے والا، اس کے سوا کسی سے نہ ڈرنیوالا، اسی کو اپنا محافظ اور کارساز سمجھنے والا توحید کا علمبردار مومن لاعلمی اور ماحول کی وجہ سے دیگر راستوں پر چلنے اور غیر اسلامی عبادتی طریقوں کو اختیار کرتا ہے۔

- کئی مومن ایسے ہیں جو سیاست دانوں، حکمرانوں اور ظالموں سے ڈر کر اپنے حقوق کے بارے میں سوال کئے بغیر زندگی گذار رہے ہیں۔

- اس قوم کے کئی مسلمانوں کو ہم دیکھ سکتے ہیں جو اللہ کو اپنا محافظ ماننے کے ساتھ ساتھ شرکیہ اعمال کرتے ہیں۔ دوسری کے سامنے جھکتے، ان کی پوجا کرتے اور ان کے لئے دعوت وضیافت وغیرہ کا اہتمام کرتے ہیں۔

موجودہ دور کے علماء

لوگوں کے درمیان اثر ورسوخ سے محروم، مسجد کی چہار دیواری میں محدود رہنے اور کئی ساری علمی ڈگریاں رکھنے والے ہم لوگوں نے دس سال یا اس سے بھی زیادہ سالوں میں جو علم حاصل کیا، اسکا کیا کوئی اثر اپنی زندگیوں میں موجود ہے؟ ہم نے جس ایمان کو سمجھا ہے، اس کی حقانیت، مادی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے مالی حالت، اسلام کی حقیقی تہذیب، ہم نے جس پاک وصاف سیاست کو سمجھا، اعلی معیار کی تعلیم اور اس کے طریقے کو ہم کس محلیمیں جا کر بیان کر سکتے ہیں؟ کہاں تک اسے اپنی زندگی میں لا سکتے ہیں۔ سیاسی کمیٹیوں اور متولیوں سے ڈر کر نہ جانے ہم نے کتنی واضح حقائق کو چھپائے رکھا۔ کیا حقیقت میں علماء ہی غلامی کی زنجیر میں پھنسے ہوئے نہیں ہیں؟ آج کے علماء کی قوم ایسی ہے جن کے پاس حسب ضرورت مال، تحفظ، ضروری چھٹیاں، جو کچھ پڑھا ہوا ہے، اس پر عمل کرنے اور اس کو بولنے کا موقع ملے بغیر صرف مساجد، مدارس اور مکاتب میں محدود ہوکر رہ گئے ہیں۔

ناانصافی کی بات کہہ کر نہ جانے کتنی مساجد کی کمیٹیوں نے نئے اماموں کو رکھ لیا ہے۔

کئی سال پہلے ایک مسجد میں دس سال تک خدمت کرنے والے امام سے ایک شخص نے پوچھا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ اس مسجد میں کوئی بھی طویل مدت تک ٹکا نہیں ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میرے استاد نے مجھ سے کہا کہ اگر کمیٹی والوں نے کہا کہ درخت پر جو ہے وہ ناریل ہے تو اس کو ماننے پر ہی آپ ٹک سکتے ہیں۔ نمازوں میں امامت کرو، خطبہ دو، بچوں کو نصاب کے تحت تعلیم دو اور کمیٹی والے کچھ کہیں تو اس کے خلاف نہ بولو۔ اس طریقے کو اختیار کرنے کی وجہ سے وہ وہاں کے اہم استاد ہیں۔ یہاں اگر ہم غلامی کی حقیقت کو نہ سمجھیں تو اسی کو ہم ایک آرام دہ چیز سمجھ کر اس سے لطف اٹھانے لگیں گے۔

ورثۃ الانبیا

مذہب اسلام کی دعوت و تبلیغ کے لئے قدیم دور میں اللہ تعالی نے ہر قوم میں ایک فرد کو چن کر نبی بنا کر بھیجا کرتا تھا۔ انہوں نے بغیر کسی اجرت کے اللہ کی طرف سے دیا ہوا پیغام لوگوں تک پہنچایا اور انہیں میں رہ کر زندگی بسر کی ۔شیطانی طاقتوں کو پہچان کر ان کے خلاف سخت رویہ اختیار کر کے انہوں نے مسلمانوں کو اطمنان دلایا۔ اس زمانے میں پائی جانے والی تمام برائیوں کے خلاف انبیاء نے آواز اٹھائی۔ آخری نبی کے دور میں ان سے پہلے انبیاء کی قوموں میں پائی جانے والی تمام برائیاں قریش کی قوم میں نظر آتی تھیں۔ ان کے خلاف کی جانے والی انبیاء علیہم السلام کی کارروائیوں نے قرآن نے کہانیوں اور مثالوں کے انداز میں اللہ کے نبی ﷺ کو سنایا۔ اللہ کے نبی ﷺ نے قرآن کی بنیاد پر عرب قوم میں پائی جانیوالی تمام برائیوں کو ختم کر کے ایک مثال پیش کر دیا۔ اللہ کے نبی ﷺ نے اس عملی طریقے اور قرآن کو رہبر بتاتے ہوئے فرمایا:

ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بهما۔کتابَ الله وسنۃَ رسوله۔

میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں، جو شخص انہیں تھام لے گا، وہ کبھی گمراہ نہیں ہوگا۔ وہ اللہ تعالی کی کتاب قرآن مجید اور میرا طریقہ یعنی سنت ہے۔

علماء کرام اس قرآن اور حدیث کو گہرائی سے پڑھنے والی اعلی شخصیات ہیں۔ اب کوئی آنے والا نہیں ہے اسلئے اللہ کے نبی ﷺ نے وحی کی تعلیم اور عملے نمونے کو علماء کے سپرد کرتے ہوئے فرمایا:

وان العلماء ورثۃ الانبیاء

اور بے شک علماء انبیا کے وارثین ہیں۔

قرآن ہمیں سمجھا تا ہے کہ ہر نبی نے اپنی قوم کی برائیوں کو دور کرنے کے لئے کیا کیا طریقے اختیار کئے۔قرآن ہمیں یہ کہانیاں اس لئے سنا تا ہے تا کہ ہم بھی اس زمانے میں جنم لینے والی برائیوں کا خاتمہ بھی اسی طریقے پر کریں۔

☆ چند انبیا کی مداخلتیں قرآن کے ذریعہ:

قال رب انی دعوت قومی لیلا و نهارا ۔(نوح:05)

ترجمہ: انہوں نے کہا کہ اے میرے پروردگار! میں نے اپنی قومی کو رات ودن پکارا۔

ثم انی دعوتهم جهارا۔ثم انی اعلنت لهم واسررت لهم اسرارا۔(نوح:9-8)

ترجمہ: پھر میں نے انہیں بآواز بلند دعوت دی، پھر میں نے کھلم کھلا اور راز دارانہ طور پر بھی انہیں بلایا۔

☆ جنسی اونچ نیچ کے خلاف پایا جانے والا قوم لوط کا نظریہ۔

ولوطا اذ قال لقومه انكم لتاتون الفاحشة ما سبقكم بها من احد من العالمين۔اانكم لتاتون الرجال وتقطعون السبيل وتاتون فی ناديكم المنكر ۔ فما كان جواب قومه الا ان قالوا ائتنا بعذاب الله ان كنت من الصادقين ۔(عنكبوت: 29-28)

ترجمہ: اور لوط کو یاد کرو جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم بے حیائی کے مرتکب ہوتے ہو۔تم سے پہلے اہل عالم میں سے کسی نے ایسا کام نہیں کیا۔تم کیوں لونڈوں کی طرف مائل ہوتے اور رہزنی کرتے ہواور اپنی مجلسوں میں ناپسندیدہ کام کرتے ہو۔تو ان کی قوم نے جواب میں کہا اگر تم سچے ہوتو ہم پر عذاب لے آؤ۔

☆ غلامانہ نظام کے خلاف حضرت موسی علیہ السلام کا نظریہ:

فا تیا ہ فقولا انا رسولا ربك فارسل معنا بنی اسرائیل ولا تعذبهم قد جئناك بآیة من ربك والسلام علی من اتبع الهدی ۔(طه:47)

ترجمہ: تم دونوں اس کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم تمہارے پروردگار کے بھیجے ہوئے ہیں۔ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ لے جانے کی اجازت دو اور انہیں عذاب نہ دو۔ ہم تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے نشانی لے کر آئے ہیں۔اور جو ہدایت کی بات مانے اس پر سلامتی ہے۔

☆ ملک کی خوش حالی کے لئے حضرت یوسفؑ کا نظریہ:

قال اجعلنی علی خزائن الارض ، انی حفیظ علیم۔(یوسف: 55)

ترجمہ: یوسف نے کہا مجھے اس ملک کے خزانوں پر مقرر کر دیجئے ، کیونکہ میں حفاظت بھی کر سکتا ہوں اور کام سے واقف بھی ہوں۔

☆ اقتصادی اونچ نیچ کے خلاف حضرت شعیبؑ کا نظریہ:

قال الملاء الذین استکبروا من قومه لنخرجنك یا شعیب والذین آمنوا معك من قریتنا او لتعودن فی ملتنا، قال اولو کنا کارهین۔(اعراف:88)

ترجمہ: ان کی قوم کے سرداروں نے کہا کہ اے شعیب! ہم تم کو اور تمہارے ساتھ جو ایمان لائے ان کو اپنے شہر سے نکال دیں گے۔یا تم ہمارے مذہب میں لوٹ جاؤ۔انہوں نے کہا خواہ ہم بیزار ہی کیوں نہ ہوں۔

اسی طرح سورہ ہود کی 87 تا 91 دیکھئے۔

☆ ناپ تول میں

والی مدین اخاهم شعیباقال یقوم اعبدوا الله مالکم من اله غیره قد جائتکم بینة من ربکم فاوفوا الکیل والمیزان ولا تبخسوا الناس اشیا ء هم ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحهاذلکم خیر لکم ان کنتم مومنین۔

یہ ایسے انبیاء تھے جنہوں نے ان نظریات کو اختیار کرتے وقت سماج کے بڑے لوگوں کی طرف سے ہونے والی تکالیف، نظر اندازی اور جلا وطنی کے باوجود اپنی ذمہ داریوں کے ساتھ آگے قدم بڑھایا۔انہوں نے قوم کے سر داروں کی طرف سے تیار کردہ سماجی، اقتصادی اور سیاسی زنجیروں کو توڑ کر اپنی قوم کی قیادت کی۔ پیسہ، اقتدار یا کسی اور چیز کی ہوس نے انہیں نہیں تھکایا۔اسی خصوصیت کو اللہ تعالی نے حضورﷺ کے کام کا طریقہ بتایا ہے۔

ویضع عنھم اصرھم والاغلال التی کانت علیھم

ترجمہ: لوگوں کی تکالیف کو دور کرنیوالے نبی۔ان کے اوپر پڑی زنجیروں کو توڑنے والے نبی۔

آج ہندوستان کے مسلمان تقریبا تمام ہی میدانوں میں غلامی کا شکار ہیں۔کسی بھی بات میں ان کوئی اپنا نظریہ نہیں۔موجودہ سیاسی لیڈروں، مالداروں اور قائدین کے فیصلوں کے تحت جینے والے۔اپنی شخصیت سے محروم لوگ۔ہم علماء کی ذمہ داری اس بے سہارا قوم کو نجات دلانا ہے۔اسی ذمہ داری کا نمونہ تھا جو ہمارے اسلاف نے ہمارے سامنے پیش کیا۔

ہمارے اسلاف نے جو نمونہ پیش کیا، وہ نمونہ کیا ہے؟

☆ نبی:

23/سالہ زندگی۔نبوت ملنے کے بعد سے کئی دن تک نیند نہیں کر پائے۔ذمہ داری کا احساس دل کو بے قرار کر رکھا تھا۔اللہ کے احکامات بہت ہی سخت۔شدید چیلنجوں کا سامنا۔قتل کی کوشش۔دفاع۔غریب خاندان سے تک طعنہ زنی کے الفاظ۔الزامات۔اپنے بچوں کے خلاف دست درازیاں۔جلاوطنی۔آپ کی اقتصادی حالت یہ تھی کہ موت کے وقت گھر میں بتی جلانے کے لئے تیل موجود نہیں۔ذرع رہن رکھی گئی تھی۔سماج کے بارے میں بیقرار دل کے ساتھ اس دنیا سے آپ کا وصال ہوا۔

☆ صحابہ کرامؓ

ابوبکر سب سے بڑے مالدار۔ملک میں عزت دار، عظیم تجارت۔اسلام قبول کرتے ہی سب کچھ الٹا ہو گیا۔سارا مال ختم ہو گیا۔غربت و تنگی نے آگھیرا۔اس کے باجود ذمہ داری کے احساس کے ساتھ زندگی گذاری۔

انہیں ہمیشہ یہ خیال ستاتا تھا کہ مجھ سے میری ذمہ داری کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ان کے زندہ رہتے ہوئے دین میں کسی طرح کی کمی برداشت نہیں۔منکرین سے بنا صلح کے جنگ۔اس کے نام پر پیدا ہونے والے تمام چیلنجوں کا سامنا کرنے تیار۔

عمر سب سے بہادر انسان۔ان کے برابر میں کوئی نہیں۔آج تک کے تمام حکمرانوں کے لئے نمونہ۔نبی کا کام تمام کرنے چلے تھے، مشرف بہ اسلام ہوگئے۔اس وقت ظاہر ہونے والا نمونہ۔کسی بھی بحران میں پریشان نہ ہونے والا دل۔عوام کی خوش حالی کے لئے رات دن تگ ودو۔رعایا میں سے ایک شخص کی بیوی کی زچگی کے وقت اپنی بیوی کو ساتھ کرنا۔بالآخر اپنی خواہش کے مطابق شہادت پا کر اس دنیا سے رخصت ہوئے۔

عثمان بہت بڑے صاحب ثروت شخص تھے۔دین کی راہ میں خرچ کرنے سے کسی طرح کا کوئی گریز نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے کئی ضرورتوں کے پیش نظر افراد کو حضرت عثمان کے پاس بھیجا کرتے تھے۔الزامات و پریشانیوں کے وقت ڈگ مگ ہوئے بغیر ثابت قدمی کی مثال۔کسی بھی پریشانی میں پیچھے نہ ہٹے۔یہاں تک کہ آخری سانس بھی ایمان پر باقی رہتے ہوئے لی۔

علی اپنے بچپن سے ہی نبی کریم ﷺ کے ساتھ۔بچپن ہی میں اسلام قبول کرلیا۔حضور ﷺ کے داماد۔جنگوں میں ہمیشہ پہلی صف میں۔علم کا سمندر۔مشقتیں جھیلنے والے۔

کروڑ پتی بن کر زندگی گذارنے والے **حمزہ** کا غربت میں خاتمہ۔کفن کے لئے کپڑا تک نصیب نہیں۔نبی کریم ﷺ کے آنسو بہنے سے رک نہیں پائے۔نبی کریم ﷺ کے چچا جنہیں دشمنوں نے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔حضور کو دشمنوں سے محفوظ رکھنے والے حضور کے نگہبان سپاہی۔

ہمارے سامنے اس طرح کتنے صحابہ اور تابعین کے نمونے اور مثالیں موجود ہیں۔

☆ **مذاہب کے ائمہ**

ابوحنیفہ، مالک، شافعی، احمد بن حنبل رضی اللہ عنھم۔ان سب نے اپنے اپنے زمانے میں دشمنوں اور جاہلیت کے

ساتھ لڑائی کی۔ مشقتیں اور قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔

☆ دور قدیم کے علماء

سامراجی تسلط، اپنے اپنے زمانے کے حکومتی دہشت گردی کے خلاف لڑائی کی پہلی صف میں کھڑے ہونے والے قاسم نانوتویؒ، شیخ عبدالوہابؒ، شاہ ولی اللہ دہلویؒ، سید احمد شہیدؒ، شاہ عبدالعزیزؒ، منبرم سید علوی تنگل، عمر قاضی، عالی مسلیار......اس طرح بے شمار علمار کبار کو ہم اس میدان میں سب آگے دیکھ سکتے ہیں جنہیں انگلیوں میں شمار کرنا مشکل ہے۔

☆ موجودہ دور کے علماء کرام

اس موجودہ اکیسوی صدی میں بھی سامراجی، صہیونی طاقتوں کے خلاف کسی بھی طرح کا سمجھوتہ نہ کرنے والے اس صدی کے علماء۔ احمد یاسین، رندیسی، اسماعیل حنیہ، محمد مرسی، یوسف القرضاوی...... جب دشمن حملہ کرنے کی کوشش کرتے تو اسلام کے شیر بن کر ثابت قدم رہتے۔

ہماری ذمہ داری

اخلاقی، روحانی اور تہذیبی طور پر پسماندگی کی شکار اس قوم کو سچائی اور تقویت کے راستے پر لے جانے کی ذمہ داری کیا ہم علماء پر عائد نہیں ہوتی؟ علم کی کمی کی وجہ سے ماحول کے دباؤ میں پھنسی ہوئی قوم کی کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے ان کے ساتھ رہنا ضروری ہے۔

- روحانی استحصال کے خلاف قرآن و حدیث کی روایتوں کو بیان کر کے مومنوں کو نجات دلانا۔
- اعمال کے بارے میں ہونے والے شکوک وشبہات کو فقہی اصولوں کے ذریعہ دور کرنا۔
- عوام کو مالداروں اور قوم کے سرداروں مالی استحصال سے بچا کر اسلامی اقتصادی راستے کی طرف لے آنا۔
- ظالم حکومت کے ظلم وستم سے سماج کو بیدار کر کے انہیں تقویت، تحفظ، انصاف اور آزادی دلانا۔

- میڈیا اور سماجی خدمت کرنیوالوں کو ساورنروں کے چنگل سے آزاد کرانا۔
- سیاسی کاموں اور کارکنان کو رشوت، ظلم اور جانب داری سے ہٹا کر انہیں پاک وصاف کرنا۔
- آخرت میں ثواب کے مقصد کو سامنے رکھ کر نیک کاموں میں سرگرم بنانے کی کوشش کرنا۔
- اختلافات کو دور کر کے سماج کے اتحاد اور ہدایت کے مقصد سے کاموں کو ترتیب دینا۔
- دنیاوی زندگی کو خوشی کے ساتھ گذارتے ہوئے اخروی کامیابی کو ترجیح دینا۔

علم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے امامس کونسل نے کئی طرح کی سرگرمیوں کا منصوبہ بنایا ہے۔

یکساں نظریہ رکھنے والے کو ڈھونڈ کر انہیں تنظیم کا تعارف کرانا۔

علم کو بڑھانے اور اسے عام کرنے کے لئے گائیڈنس۔

محلوں کو تقویت یافتہ بنانے کے لئے محلّہ مینجمنٹ۔

خاندانی، شخصی اور اقتصادی مسائل کو حل کرنے کے لئے دار القضاء۔

اتحاد اور بھائی چارگی کو سامنے رکھ کر کام کرنے والی امامس کونسل کی تنظیم کو بہت بڑی مقبولیت حاصل ہو رہی ہے۔ انصاف کو روکنے کی لڑائی ، بابری مسجد کی شہادت کا دن لوگ اور حکومت کو امامس کونسل کے ذریعہ یاد دلایا جاتا ہے۔ اس تنظیم نے راجستھان اور کرناٹک میں مساجد کے خلاف ہونے والے حملوں میں مداخلت کی۔ سالوں سے پولیس کی نگرانی میں نماز ادا کی جانے والی مساجد کو آزاد کرانے کی لڑائی میں مصروف کار ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں طلباء کو اسکالرشپ اس کے ذریعہ دی جاتی ہے۔ یہ تمام سرگرمیاں یکساں ذہنیت رکھنے والوں، علماء اور دیگر لوگوں کو سمجھا کر انہیں داخلی اور خارجی اختلافات سے بری کر کے اتحاد اور اخوت کیلئے تقویت دلانا اس تنظیم کی اولین ترجیح ہے۔ اس کے ذریعہ ہر محلّہ میں اپنی سرگرمیوں کو عام کر کے انہیں تقویت پہنچانا ہمارا اہم مقصد ہے۔

☆☆☆